رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۹ للعہ

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹ للعہ

جلد ۲۲ | مورخہ ۶ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق ۸ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۸۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ جون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؂

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر وعافیت ہے ؂

نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب اور مولوی عبد الغفور صاحب بسلسلہ تبلیغ گوجرانوالہ بھیجے گئے ؂

کوئٹہ کے مصیبت زدگان کے لئے سرگرمی سے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پانچ دہشت ناک زلزلوں کے آنے کی پیشگوئی

"خدا فرماتا ہے۔ کہ محض اس عاجز کی سچائی پر گواہی دینے کے لئے اور محض اس غرض سے۔ کہ تا لوگ سمجھ لیں۔ کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ پانچ دہشت ناک زلزلے ایک دوسرے کے بعد کچھ کچھ فاصلہ سے آئیں گے۔ تا وہ میری سچائی کی گواہی دیں۔ اور ہر ایک میں ان میں سے ایک ایسی چمک ہوگی۔ کہ اس کے دیکھنے سے خدا یاد آجائے گا۔ اور دلوں پر ان کا ایک خوفناک اثر پڑے گا۔ اور وہ اپنی قوت اور شدت اور نقصان رسانی میں غیر معمولی ہونگے۔ جن کے دیکھنے سے انسانوں کے ہوش جاتے رہیں گے۔ یہ سب کچھ خدا کی غیرت کرے گی۔ کیونکہ لوگوں نے وقت کو شناخت نہیں کیا۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ میں پوشیدہ تھا۔ مگر اب میں اپنے تئیں ظاہر کرونگا اور میں اپنی چمکار دکھاؤنگا۔ اور اپنے بندوں کو رہائی دونگا۔ اسی طرح جس طرح فرعون کے ہاتھ سے موسیٰ نبی اور اس کی جماعت کو رہائی دی گئی۔ اور یہ معجزات اسی طرح ظاہر ہونگے جس طرح موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ میں صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلاؤنگا۔ اور میں اسے مدد دونگا۔ جو میری طرف سے ہے۔ اور میں اس کا مخالف ہو جاؤنگا جو اس کا مخالف ہے۔ سو اے سننے والو تم سب یاد رکھو۔ کہ اگر یہ پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں۔ تو تم سمجھ لو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں لیکن اگر ان پیشگوئیوں نے اپنے پورے ہونے کے وقت دنیا میں ایک تہلکہ برپا کر دیا اور شدت گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنا دیا۔ اور اکثر مقامات میں عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچایا تو تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھایا"

(کلمات الٰہیہ)

آنریبل سر چودہری ظفر اللہ خان صاحب کو مبارکباد

(۱) جماعت احمدیہ لاہور نے اپنے محبوب بھائی آنریبل چودہری ظفر اللہ خانصاحب کو "سر" کا خطاب ملنے پر مبارکباد کا تار ارسال کیا۔ خاکسار ملک خدا بخش جنرل سکرٹری

(۲) جماعت احمدیہ انبالہ شہر کا ایک خاص جلسہ ۲ر جون منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جماعت احمدیہ انبالہ شہر کا یہ خاص جلسہ آنریبل چودہری ظفر اللہ خان صاحب کو "سر" خان بہادر چودہری محمد الدین صاحب کو "نواب" اور خان صاحب چودہری نعمت خان صاحب کو خان بہادر کا خطاب ملنے پر دلی مسرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان سب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہوا دعا کرتا ہے۔ کہ مولا کریم ان کو بیش از بیش دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔ خاکسار میاں بشیر احمد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل انبالہ شہر

کارکنان جماعت احمدیہ کو ایک ضروری مشورہ

قادیان ۹ر جون۔ زلازل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں نہایت ہی تخویف انگیز ہیں۔ مرسل ربانی نے بار بار اور کھلے الفاظ میں زمینی و آسمانی آفتوں سے بنی نوع انسان کو قبل از وقت آگاہ اور ہوشیار کیا۔ نہایت درد بھرے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی تلقین فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں۔ "اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے"۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے نشان کی چمک پانچ بار دکھلائیگا گذشتہ سال علاقہ بہار میں اور اس سال علاقہ کوئٹہ میں ہیبت ناک زلزلوں کا آنا تبلاتا ہے۔ کہ اس ملک کی نوبت آگئی ہے۔ اس لئے بنی نوع انسان کی ہمدردی کا تقاضا ہے۔ کہ خواہ وہ کتنا ہی ہنسی اور ٹھٹھا کریں۔ ہماری طرف سے جگہ بجگہ جلسے کرکے آنے والے عذاب سے بچنے کے طریقوں سے ان کو آگاہ کریں۔ ہم نے دارالامان میں بھی اس قسم کے جلسے کی تجویز کی ہے۔ جو کل بعد نماز جمعہ انشاء اللہ منعقد کیا جائے گا۔ بیرونی احباب بھی اپنی اپنی جگہ اب انتظام کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ نظم و نثر میں انذار الٰہی کی منادی کی جائے۔ اور مصیبت زدگان کوئٹہ کیلئے ہمدردی کی اپیل کی جائے میں نے ایک ٹریکٹ بھی اس ضمن میں عام اشاعت کے لئے تیار کیا ہے۔ جن جماعتوں نے نظارت کی ہدایت کے مطابق گذشتہ مہینے کے تبلیغی ٹریکٹوں کی اشاعت میں حصہ لیا ہے وہ نظارت دعوۃ و تبلیغ سے اپنی ضرورت اشاعت کے صحیح صحیح اندازہ سے اطلاع دے کر اتنی تعداد میں یہ ٹریکٹ منگوالیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

کارکنان تبلیغ آگاہ رہیں

گذشتہ ماہ جو ٹریکٹ بعنوان پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار شائع ہوا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے بجائے دس ہزار کے تقریباً بیس ہزار اس وقت تک شائع کیا جاچکا ہے۔ دس ہزار احباب نے اپنے ذاتی خرچ پر منگوایا۔ اور شائع کیا ہے۔ ٹریکٹ نمبر ۱۲ بعنوان "رسالتمآب خاتم النبیین کی ہتک کون کرتا ہے" چھپ گیا ہے۔ ایسا ہی کوئٹہ کے زلزلہ کے متعلق بھی ایک ٹریکٹ تیار کیا جاچکا ہے۔ آئندہ ماہواری ٹریکٹ صرف ان جماعتوں کو بھیجے جائینگے۔ جو مجھے اطمینان دلائیں گی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ماتحت جنکا اعلان نظارت نے اخبار اور سرکلر کے ذریعہ بار بار کیا ہے۔ اشتہار شائع کئے گئے ہیں۔ اور یہ کہ وہ اتنے افراد کو پڑھائے گئے ہیں یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ماہواری رپورٹ میں لتعارالہ کے ذریعے اسکی منظم اشاعت کا مجھے علم ہو۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

امداد مصیبت زدگان

زلزلہ کوئٹہ کی پہلی فہرست

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر جماعت احمدیہ میں یہ رو بڑے زور سے پھیل رہی ہے۔ کہ جہاں تک ہوسکے۔ کوئٹہ کے مصیبت زدگان کی امداد کی جائے۔ مستورات اور بچوں نے بھی حصہ لینا شروع کردیا ہے۔ قادیان کے دفاتر میں چندہ جمع ہو رہا ہے۔ اور محلوں میں اس تحریک کے لئے چندہ جمع کیا جارہا ہے۔ لاہور سے ابھی اطلاع ملی ہے کہ ہر محلہ کے معلوں نے اس فنڈ میں چندہ جمع کرنے کے لئے پرجوش تحریک شروع کردی ہے۔

یہ رقم محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام زلزلہ کوئٹہ فنڈ کے نام پر جمع ہونی چاہیئے۔ اس وقت تک جو رقم پہنچی ہے۔ وہ معطیوں کے اسماء گرامی کے ساتھ ذیل میں درج ہے ناظر بیت المال قادیان

نمبر	نام	رقم
۱	حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ	[illegible]
۲	ام وسیم احمد صاحب	صہ
۳	مرزا وسیم احمد صاحب	عہ
۴	ام طاہر احمد صاحب	ع
۵	امۃ القیوم بیگم صاحبہ	ے
۶	امۃ الرشید بیگم صاحبہ	[illegible]
۷	شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری	صہ
۸	سید محمود عالم صاحب	۸ر
۹	مرزا محمد شفیع صاحب	[illegible]
۱۰	محلہ دار البرکات	صہ
۱۱	محمد الدین صاحب چک چہور	عہ
۱۲	محلہ ریتی چھلا	[illegible]
۱۳	ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب	[illegible]
۱۴	احمدیان حلقہ مسجد مبارک	سے
۱۵	مرزا عبد الحق صاحب گورداسپور	صہ
۱۶	عبد المغنی ناظر بیت المال	صہ
۱۷	احمدیان محلہ دار الرحمت	[illegible]
۱۸	چودہری برکت علی خان صاحب	۸ر
۱۹	جماعت لاہور چھاؤنی	[illegible]
۲۰	منشی عبد الرحیم صاحب بیت المال	۱۲ر
۲۱	صدر انجمن احمدیہ	[illegible]
	میزان	۵۸۹ [illegible]

مجروحین کوئٹہ کیلئے ڈاکٹروں کی ضرورت

جیسا کہ احباب کو پہلے بھی اخبار الفضل کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے۔ احمدی ڈاکٹروں اور ڈریسروں کے لئے موقعہ ہے۔ کہ مجروحین اور مصیبت زدگان علاقہ کوئٹہ کی امداد کرکے ثواب حاصل کریں۔ اب اس اعلان کے ذریعہ دوبارہ اس امر کی تحریک کی جاتی ہے جو دوست اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ مہربانی کرکے اپنے ارادہ سے بذریعہ تار دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ ایسے دوستوں کے اخراجات سفر و خوراک نظارت ہذا ادا کریگی

ناظر امور عامہ قادیان

اعلان معافی

مسمیان عابد علی و عباس علی ساکن کریام کو اپنی ہمشیرہ کا رشتہ غیر احمدی کے ساتھ کرنے پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت سے خارج کردیا تھا۔ چونکہ اب انہوں نے جماعت کے روبرو ندامت اور پشیمانی کا اظہار کرتے ہوئے معافی مانگی ہے لہٰذا حضرت امیر المومنین کی منظوری سے ان کو معاف کیا جاتا ہے۔ ناظر امور عامہ قادیان

ووٹر بننے کیلئے کیا کرنا چاہیئے

پنجاب کونسل کے آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں ووٹروں کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔ ہر شہر اور ہر قصبہ میں محرر اور پٹواری ایسی فہرستیں مرتب کرنے میں مصروف ہیں۔ ووٹر بننے کے شرائط متعدد دفعہ احباب کی آگاہی کے لئے اخبار میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ لہٰذا ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ ان شرائط کا بغور ملاحظہ کرے۔ اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی ان سے پوری طرح آگاہ کرے۔ تاکہ ہر وہ شخص جو ازروئے آئین ووٹ دینے کا اہل ہو۔ اپنا نام فہرست رائے دہندگان میں درج کراسکے۔ اس بارے میں قطعاً کوتاہی نہ ہونی چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۶ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

احراریوں کے اسلام کی حقیقت

شیعہ اصحاب کے خلاف مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری کی زبان درازیاں

جماعت احمدیہ کے خلاف اگر احرار کی فتنہ انگیزی مذہب کی بنا پر اور مذہب کی خاطر ہوتی۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ وہ خود سب کے سب ایک عقیدہ۔ اور ایک ہی خیال کے ہوتے اور ان میں مذہبی لحاظ سے کوئی اختلاف نہ ہوتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ لوگ مختلف خیالات اور متضاد عقائد کی معجون مرکب ہیں مذہب کے بارے میں ایک دوسرے کو غلطی پر سمجھتے ہیں۔ بلکہ اپنے اپنے علماء کے فتووں کے رُو سے ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے جماعت احمدیہ کے خلاف اس ادعا کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔ کہ وہ اسلام کے محافظ ہیں۔ اور احمدی اسلام کے دشمن ؛

احراریوں کو اس دعوے میں حق بجانب سمجھ لیا جاتا۔ اگر ان کے عقائد و اعمال اسلام کی صحیح تعلیم کے مطابق ہوتے۔ لیکن جب حقیقت یہ ہے۔ کہ نہ ان کے اعمال اسلام کے مطابق ہیں۔ نہ عقائد۔ اور یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ ان کو جاننے والے سب لوگ کہتے ہیں۔ تو پھر اسلام کے محافظ بننے کا دعوے کس مونہہ سے کر سکتے ہیں ؛

اسلام کے ان اجارہ داروں کی جو احراری کہلاتے ہیں عملی حالت جو کچھ ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہر جگہ کے لوگ اس سے خوب واقف ہیں کوئی شرمناک سے شرمناک بُرائی نہیں جس کا ارتکاب احراری کہلانے والے نہ کرتے ہوں۔ اور پھر اس پر دندناتے نہ ہوں۔ اخبار "اہلحدیث" نے اپنے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں مسلمانوں کی عملی حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ وہ اگرچہ نہایت ہی عبرتناک ہے۔ اور اس کا کسی قدر اندازہ اس شعر سے کیا جا سکتا ہے۔ جو عنوان میں درج کیا گیا ہے کہ ؎

کہتے ہیں لوگ مسلمان تباہ ہیں
ہم کہتے ہیں مسلمان ہیں کہاں

لیکن احراریوں کی عملی حالت اس سے بھی بدتر ہے۔ باقی رہے عقائد۔ صاف بات ہے کہ ایسے متضاد عقائد جن کی وجہ سے ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے لگ چکے ہوں۔ سارے کے سارے اسلام کے مطابق نہیں ہو سکتے۔ ان میں سے کسی ایک ہی فرقہ کے عقائد کو درست قرار دینا پڑے گا۔ اگر سب کے سب احراری آپس میں سے کسی ایک فرقہ کے عقائد درست تسلیم کر لیں۔ خواہ وہ فرقہ سُنّی ہو۔ یا شیعہ۔ اہلحدیث ہو یا چکڑالوی دیوبندی ہو۔ یا بریلوی۔ تو پھر وہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کے عقائد اسلام کے مطابق ہیں۔ لیکن جب تک وہ ایک دوسرے کے خلاف عقائد رکھتے ہیں۔ قطعاً اس بات کا دعوے نہیں کر سکتے کہ ان کے عقائد اسلام کے رو سے صحیح ہیں کیونکہ یہ بات صریحاً باطل ہے۔ کہ اسلام نے مختلف عقائد کو درست قرار دیا ہو۔ اور پھر یہ بھی اجازت دی ہو۔ کہ ان کی بنا پر ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے لگایا کرو۔ پس احراریوں کے عقائد میں اختلاف ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ ان سے کچھ لوگ جسے اسلام سمجھتے ہیں۔ اسے دوسرے لوگ اسلام قرار نہیں دیتے۔ اور جب ان کی اپنی حالت یہ ہے۔ تو پھر وہ بتائیں۔ کونسے اسلام کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ آیا اس اسلام کی جسے سُنّی اسلام سمجھتے ہیں۔ یا اس کی جسے شیعہ اسلام قرار دیتے ہیں۔ یا اس کی جسے اہلحدیث سمجھتے ہیں جب تک احراری اس بات کا فیصلہ نہ کر لیں۔ انہیں قطعاً یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ اپنے آپ کو اسلام کے محافظ قرار دیں۔ بھلا وہ لوگ بھی اسلام کے محافظ ہو سکتے ہیں۔ جو اسلام کو کئی حصوں میں تقسیم کر چکے ہوں۔ اور جو ابھی تک یہ فیصلہ نہ کر سکے ہوں۔ کہ کون اسلام اصلی۔ اور کونسا نقلی ہے۔ کونسے عقائد درست اور کونسے غلط ہیں۔

عام احراریوں کی تو بات ہی کیا ہے مجلس احرار کے روح رواں۔ اور سب سے بڑے اور ذمہ وار لیڈروں کی حالت یہ ہے۔ کہ ان کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور وہ ایک دوسرے کے عقائد کے خلاف کھُلم کھُلا تبرّا بازی بھی کرتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے ان کا دعوے ہے۔ کہ اسلام کی حفاظت کے لئے وہ دوش بدوش کھڑے ہیں مثلاً مولوی مظہر علی صاحب۔ اظہر۔ جنرل سکرٹری مجلس احرار شیعہ ہیں۔ اور حال ہی میں ایک مقدمہ میں شہادت دیتے ہوئے انہوں نے اپنا مذہب شیعہ لکھایا ہے سید عطاء اللہ صاحب بخاری سُنّی۔ اظہر صاحب اگر اپنی خاص مصلحتوں کے ماتحت اور اپنے مذہبی عقیدہ تقیہ کے رُو سے تبرّا بازی کے متعلق خاموش ہیں۔ تو ان کی یہ خاموشی بھی معنی دارد کی مصداق ہے اور باوجود اس کے ظاہر ہے۔ کہ وہ عطاء اللہ صاحب کے عقائد کے سخت خلاف ہیں اور انہیں بالکل غلط سمجھتے ہیں۔ لیکن بخاری صاحب شیعوں کے متعلق اس وقت تک کئی ایک مواقع پر کھُلم کھُلا اظہار خیالات کر چکے ہیں ؛

چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ جب انہوں نے لکھنؤ میں شیعوں کے خلاف سخت دل آزار تقریریں کیں۔ جن کے متعلق شیعہ معاصر "اسد" کو لکھنا پڑا۔

"عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کو عزاداری امام حسین سے جو عداوت ہے۔ وہ کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں۔ ایک عرصہ سے آپ نے اپنے سیاسی نظریات کی تبلیغ کے ساتھ یہ فرض قرار دے لیا ہے۔ کہ اپنی ہر تقریر میں شیعوں اور عزاداری پر جہاں تک ممکن ہو سکے حملے کیا کریں۔ اور اب کے انہیں سرگرمیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انجمن تحفظ ملت کو جو مولوی عبدالشکور کی ساختہ پرداختہ جماعت ہے۔ اس کی ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ وہ عشرہ کے زمانہ میں آپ کو لکھنؤ بلوا کر شیعوں۔ اور عزاداری کے خلاف آپ کو دل کھول کر زبان درازی کا موقعہ دے۔ . . .

. . . . آپ نے مراسم محرم کے خلاف بہت کچھ زہر اُگلا"

حال میں ایک دوسرے شیعہ معاصر "سرفراز" نے بخاری صاحب کی شیعہ آزاری کے خلاف پھر صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ اور لکھا ہے:۔

"۲۹-۳۰ مئی کو انہوں نے شیعوں کے خلاف سخت دل آزار تقریریں کیں آپ پبلک کو پیہم قانون شکنی پر ابھارتے رہے اور یہ سمجھاتے رہے۔ کہ حکومت نے شیعوں سے مدح صحابہ کا حق سلب کر لیا ہے" ؛

ان حالات میں صاف ظاہر ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ صاحب شیعہ اصحاب کے عقائد کو غلط اور خلاف اسلام سمجھتے ہیں۔ اور ان کا قلع قمع کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ اسی لئے ان کے خلاف سخت دل آزار۔ اور امن شکن تقریریں کرتے پھرتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہم یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو عقائد کے لحاظ سے آپس میں بعد المشرقین رکھتے ہیں۔ اور اسی بُعد کی وجہ سے ایک دوسرے کے خلاف سخت دل آزار الفاظ استعمال کرنے میں مصروف ہیں۔ انہیں جماعت احمدیہ کے مونہہ آنے کا کیا حق ہے۔ وہ پہلے آپس میں نپٹ لیں۔ اپنے عقائد درست کریں۔ اپنے اسلام کا پتہ لگا لیں۔ اور پھر احمدیوں کو اسلام سے خارج کرنے کے لئے اٹھیں۔ ورنہ ہر سمجھدار انسان کو کہنا پڑے گا۔ کہ اسلام سے انہیں نہ کوئی واسطہ ہے۔ اور نہ تعلق۔ اس کی آڑ انہوں نے محض جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و شورش پھیلانے کے لئے لے رکھی ہے ؛

اولی الامر منکم کی اطاعت سے کیا مراد ہے؟

ایک استفسار کا جواب

ایک احمدی دوست نے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کے مطالب کی وضاحت چاہی ہے۔ اور دریافت کیا ہے۔ کہ کیا کسی مفسر نے اولی الامر سے مراد غیر مذاہب کے حاکم یا بادشاہ لئے ہیں۔ چونکہ بالعموم یہ سوال مخالفین احمدیت کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ افادۂ احباب کے لئے اس کا جواب درج اخبار کیا جائے:

سب سے پہلے اصولی طور پر یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ کسی آیت کا مفہوم معلوم کرنے کے لئے یہ طریق ہرگز درست نہیں کہ پہلے مفسرین نے اس کے متعلق کیا لکھا۔ وجہ یہ کہ قرآن مجید کی تفاسیر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین کے عہد مبارک میں نہیں لکھی گئیں۔ بلکہ بہت عرصہ بعد لکھی گئیں۔ اگر آیات قرآنی کی تفہیم کا یہی طریق تسلیم کیا جائے۔ کہ کسی پہلے مفسر کا اس کے متعلق حوالہ ہونا چاہیئے۔ تو تسلیم کرنا پڑیگا کہ نعوذ باللہ تفسیروں کے عالم وجود میں آنے سے پہلے آیات قرآنی کی کوئی تفسیر دنیا کو معلوم نہ تھی۔ مگر یہ غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کی کسی آیت کی توضیح کے لئے قرآن مجید کو ہی خضر راہ بنانا چاہیئے نہ کہ تفاسیر کو۔ جن میں رطب و یابس سب کچھ بھرا پڑا ہے۔ اور ایسے ایسے قصے ان میں درج ہیں۔ جن کی وجہ سے اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خطرناک زد پڑتی ہے۔

مرقومہ بالا آیت کی وضاحت کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ تفسیروں کی ورق گردانی کرنے کی بجائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم۔ آپ کے اسوہ۔ اور قرآن مجید کے عام اسلوب بیان کو ملحوظ رکھیں۔ اور دیکھیں۔ کہ اسلام کے روشن چہرہ پر کونسا مفہوم بدنما داغ بنتا ہے۔ اور کونسا اسے پر امن اور صلح پسند مذہب قرار دیتا ہے خصوصاً اس امر کے پیش نظر کہ مفسرین اس زمانہ میں تھے۔ جبکہ ہر جگہ مسلمانوں کی حکومت تھی۔ اور ان کے ذہن کے کسی گوشہ میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی۔ کہ کسی وقت غیر مذہبی حکومت کے ماتحت مسلمانوں کو رہنا پڑے گا۔ اور مذہبی اور غیر مذہبی حکومت کا سوال پیدا ہو جائے گا:

قرآن کریم بتاتا ہے۔ کہ خواہ کوئی قوم اور کسی مذہب کے لوگ حکمران ہوں۔ ان سے غداری کرنا ناجائز ہے۔ اور اسلام مومنوں کا یہ فرض قرار دیتا ہے۔ کہ جن لوگوں سے خواہ وہ کفار ہی کیوں نہ ہوں۔ معاہدہ کیا جائے۔ اسے پورا کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الا الذین عاھدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئاً و لم یظاھروا علیکم احداً فاتموا الیھم عھدھم الی مدتھم ان اللہ یحب المتقین۔ یعنی مشرکین میں سے وہ لوگ جن سے تم نے عہد کیا۔ اور پھر انہوں نے اس عہد کو توڑا۔ اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ ان کی مدت تک تم ان کے عہد کو پورا کرو اور یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت رکھتا ہے:

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے عہد پورا کرنے والوں کو متقی قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ایسا کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ یعنی اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت نہیں کرتا۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ لوگ جو غداری کرتے۔ اور عہدوں کو توڑتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ بھی قرآن مجید میں بار بار یہ تاکید کی گئی ہے۔ کہ ہر قسم کی غداری سے بچو۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ایک علامت یہ بیان فرماتا ہے۔ کہ والذین ھم لاماناتھم و عھدھم راعون۔ یعنی مومن بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان اپنے عہدوں کو پورا کرے ممکن ہے کوئی شخص کہے کہ مومن کے لئے کافر کا عہد پورا کرنا ضروری نہیں۔ سو اس کے لئے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اسلامی تعلیم کے ماتحت ایک کافر سے بھی بدعہدی کرنا جائز نہیں۔ تاریخوں میں لکھا ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر کفار سے ایک شرط یہ طے پائی۔ کہ اگر ان کا کوئی آدمی مسلمانوں میں آملے۔ تو مسلمان اسے واپس کر دینگے لیکن اگر مسلمانوں کا کوئی آدمی کفار میں جا ملے تو وہ اسے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ عہد میں یہ شرط لکھی جا چکی تھی۔ کہ ایک مسلمان ابو جندل نامی جسے کفار کی طرف سے لوہے کی زنجیروں میں جکڑ کر رکھا جاتا تھا۔ اور سخت تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اپنی حالت زار بیان کی۔ اور عرض کیا۔ کہ آپ مجھے اپنے ساتھ مدینہ لے چلیں۔ یہ لوگ مجھے سخت تکالیف دیتے ہیں۔ صحابہ نے بھی کہا یا رسول اللہ اسے اپنے ساتھ لے چلنا چاہیئے کیونکہ یہ کفار کے ہاتھوں بہت دکھ اٹھا چکا ہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے واپس کر دو۔ ہم عہد نامہ کے رو سے اسے اپنے پاس نہیں رکھ سکتے۔ اور آخر اسے واپس کر دیا گیا۔ لیکن جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے۔ تو وہ پھر چھوٹ کر آپ کے پاس پہنچ گیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی دو کافر بھی اس کے لینے کے لئے آگئے انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا۔ آپ نے عہد کیا ہوا ہے۔ کہ ہمارے آدمی واپس کر دینگے۔ اسے واپس کر دیں۔ آپ نے فرمایا ہاں اسے لے کر چلے جاؤ۔ ابو جندل نے کہا۔ یا رسول اللہ یہ لوگ مجھے سخت دکھ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ میں غداری نہ کروں۔ اس لئے تم ان کے ساتھ چلے جاؤ۔ غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپ کا اسوہ یہی ہے کہ عہدوں کو پورا کیا جائے۔ خواہ وہ عہد کسی غیر مسلم سے ہی ہو۔ کہا جائے گا۔ کہ ہم نے انگریزوں کی اطاعت کا کوئی عہد نہیں کیا۔ مگر جو شخص کسی گورنمنٹ کے زیر سایہ رہتا ہو اور اس کی رعایا کہلاتا ہے۔ وہ عملی طور پر اس بات کا عہد کرتا ہے۔ کہ اس حکومت کی اطاعت اور فرمانبرداری کرونگا۔ پس اسکے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے عہد کو پورا کرے۔ اگر وہ دیکھتا ہے۔ کہ مجھ پر ظلم ہوتا ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ اس کے خلاف پروٹسٹ کرے۔ اور اگر کسی طرح شنوائی نہ ہو۔ تو ہجرت کر جائے۔ مگر ملک میں رہتے ہوئے غداری کرنا کسی شریف آدمی کا کام نہیں ہو سکتا۔

احادیث سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض صحابہ ایک عیسائی حکومت کے ماتحت تھے۔ اور اس کے مطیع و منقاد رہے۔ اگر کافر حکومت کے ماتحت رہنا جائز نہ ہوتا۔ اور اس کی اطاعت فرض نہ ہوتی۔ تو صحابہ وہاں کیوں رہتے۔ اور کیوں اس کی اطاعت کرتے رہے۔ آیت زیر بحث میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ یعنی خدا اور اس کے رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ اگر اولی الامر سے مراد مسلمانوں میں سے حکام لئے جائیں۔ تو یہ قرآن کریم کے اسلوب بیان کے خلاف ہے۔ اور قرآن کریم کی دوسری آیات سے یہ معنی باطل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سورۂ زمر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب قیامت کے دن کفار دوزخ میں ڈالے جائینگے تو دوزخ کا داروغہ انہیں کہیگا الم یاتکم رسل منکم کیا تم میں سے تمہارے پاس رسول نہیں آئے اگر اولی الامر کے یہی معنی ہوں۔ کہ ہر حالت میں مسلمانوں میں سے ہی اولی الامر ہونا چاہیئے تو پھر اس آیت کے متعلق کہنا پڑے گا۔ کہ اس وقت کفار سے کہا جائے گا۔ کیا تمہارے پاس تم میں سے یعنی نعوذ باللہ کافر رسول نہیں بھیجے گئے۔ کیا کوئی عقلمند یہ معنی کر سکتا ہے اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جو کسی کی طرف بھیجا جائے اسے بھی منکم کہتے ہیں۔ اور یہ ضروری نہیں کہ ہم مذہب کو ہی منکم قرار دیا جائے:

حقیقت یہ ہے کہ منکم کے معنی ہو آیت میں تم پر کے ہیں۔ اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ ان احکام کی تم اطاعت کرو۔ جو تم پر حاکم ہوں۔ لغت ان معنوں کی تائید کرتی ہے۔ کیونکہ من کے معنی عربی زبان میں علے کے بھی ہوتے ہیں۔ یہ ایسی امن کی تعلیم ہے۔ کہ اگر دنیا اس پر عمل کرے۔ تو وہ روز روز کے جھگڑے اور فسادات جنہوں نے فضا کو مکدر کر رکھا ہے۔ دور تو کیا نہ ہوں اور بغاوت اور غداری کی روح مٹ جائے۔ مگر افسوس کہ اغیار تو الگ رہے مسلمان بھی اس پر امن تعلیم سے روگرداں ہو کر ترقیات کے راہ میں آپ روڑے اٹکا رہے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام نبوّت کے مقام تک پہنچ سکتا ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک تصنیف کا اقتباس

مخالفین احمدیت نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے سوال کو اپنی خود غرضیوں کے پیش نظر بازیچۂ اطفال بنا رکھا ہے۔ جو بات ان کے غلط عقائد کے خلاف ہو۔ اس کے متعلق جھٹ یہ فتویٰ صادر کر دیتے ہیں۔ کہ اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہتک ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عزت ایک ایسا قیمتی جوہر ہے۔ کہ اگر اس کا ایک ذرہ بھر بھی احساس ان لوگوں کو ہوتا۔ تو اسے ایسے سستے داموں ہر جائز و ناجائز موقعہ پر فروخت نہ کرتے۔ لیکن عوام کو اشتعال دلانے۔ اور اپنی علمی کم مائگی کو چھپانے کا شاید یہی ذریعہ ان کے پاس رہ گیا ہے۔ کہ خواہ مخواہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہتک کا الزام لگا دیں یہ ایک ایسا قبیح فعل ہے جس کو دیکھ کر ہر مومن کا دل خون ہو جاتا ہے۔

کچھ عرصہ سے احراری مولوی بذریعہ تحریر و تقریر اجرائے نبوت کے مسئلہ کے متعلق یہ کہکر شور مچا رہے ہیں کہ اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک تحریر کا اقتباس جو حضور کی کتاب "دعوۃ الامیر" سے ماخوذ ہے۔ درج کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ حق کے متلاشیوں کے لئے وہ برکت اور فائدہ کا موجب ہوگا حضور فرماتے ہیں:-

"ایک اعتراض ہم پر یہ کیا جاتا ہے۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد سلسلۂ وحی۔ اور سلسلۂ نبوت کو جاری سمجھتے ہیں۔ یہ اعتراض یا تو قلتِ تدبر کا نتیجہ ہے یا عداوت و دشمنی کا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ہمیں الفاظ سے کوئی تعلق نہیں۔ جس بات میں خدا اور اس کے رسول کی عزت ہو ہمیں تو وہی پسند ہے۔ ہم کبھی ایک منٹ کے لئے بھی اس امر کو جائز نہیں سمجھتے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کوئی ایسا شخص آئے۔ جو آپ کی رسالت کو ختم کر دے۔ اور نیا کلمہ اور نیا قبلہ بنائے۔ اور نئی شریعت اپنے ساتھ لائے یا شریعت کا کوئی حکم بدل دے۔ یا جو لوگوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے نکال کر اپنی اطاعت میں لے آئے۔ یا آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے باہر ہو۔ یا کچھ بھی فیض اس کو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے توسط کے بغیر ملا ہو۔ اگر ایسا کوئی آدمی آئے۔ تو ہمارے نزدیک اسلام باطل ہو جاتا ہے۔ اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے جو وعدے تھے۔ جھوٹے ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہم اس امر کو بھی کبھی پسند نہیں کرتے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کو ایسا سمجھا جائے کہ گویا آپ نے تمام فیوضِ الٰہی کو روک دیا ہے۔ اور آپ بجائے دُنیا کی ترقی میں ممد ہونے کے اس راستہ میں روک بن گئے ہیں۔ اور گویا نعوذ باللہ من ذالک آپ بجائے دُنیا کو خدا تعالےٰ تک پہونچانے کے اسے وصول الی اللہ کے اعلیٰ مقامات سے محروم کرنے والے ہیں۔ جس طرح پہلا خیال اسلام کے لئے تباہ کرنے والا ہے۔ اسی طرح یہ دُوسرا خیال رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات پر ایک خطرناک حملہ ہے۔ اور ہم نہ اُسے قبول کرتے ہیں اور نہ اسے برداشت کر سکتے ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دُنیا کے لئے رحمت تھے۔ اور ہمارا یہ بھی یقین ہے، کہ یہ بات ہر ایک آنکھیں رکھنے والے کو نظر آ رہی ہے۔ آپ نے آکر دُنیا کو فیوض سماوی سے محروم نہیں کر دیا۔ بلکہ آپ کے آنے سے اللہ تعالیٰ کے فیوض کی روانی پہلے سے بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اگر پہلے وہ ایک نہر کی طرح بہتے تھے۔ تو اب ایک دریا کی طرح بہتے ہیں کیونکہ پہلے علم اپنے کمال کو نہیں پہنچا تھا۔ اور علم کامل کے بغیر عرفان کامل بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور اب علم اپنے کمال کو پہنچ گیا ہے۔ قرآن کریم میں وہ کچھ بیان کیا گیا ہے جو اس سے پہلے کی کتب میں بیان نہیں کیا گیا تھا۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل لوگوں کو عرفان میں زیادتی حاصل ہوئی ہے۔ اور عرفان میں زیادتی کی وجہ سے اب وہ اس اعلیٰ مقام پر پہونچ سکتے ہیں۔ جن پر پہلے لوگ نہیں پہونچ سکتے تھے۔ اور اگر یہ ایمان نہ رکھا جائے تو پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دُوسرے انبیاء پر کیا فضیلت رہ جاتی ہے۔ پس ہم اس قسم کی نبوت کے تو منکر ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آزاد ہو کر حاصل ہوتی ہے۔ اور اسی وجہ سے ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد مسیح ناصری کی آمد کے منکر ہیں۔ مگر ہم اس قسم کی نبوت کی نفی نہیں کر سکتے جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت بالا ہوتی ہو۔

اے دوستو! اللہ تعالےٰ آپ کے دلوں کو مہبطِ انوار بنائے۔ اور آپ کے سینوں کو حق کی قبولیت کے لئے وسیع کرے۔ وہی نبوت پہلے نبی کے سلسلہ کو ختم کر سکتی ہے۔ جو شریعت والی نبوت ہو۔ اور وہی پہلے نبی کی شریعت کو منسوخ کر سکتی ہے۔ جو بلا واسطہ حاصل ہو۔ لیکن جو نبوت پہلے نبی کے فیض سے۔ اور اسکی اتباع سے حاصل ہو اور جس کی غرض پہلے نبی کی نبوت کی اشاعت ہو۔ اور اسکی عظمت اور اسکی بڑائی کا اظہار ہو۔ وہ پہلے نبی کی ہتک کرنے والی نہیں۔ بلکہ اسکی عزت کو ظاہر کرنے والی ہے۔ اور اس قسم کی نبوت قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ اور عقلِ سلیم اس امر پر دلالت کرتی ہے۔ کہ اس امت میں حاصل ہو سکتی ہے اور اگر یہ نبوت اس امت کو حاصل نہ ہو۔ تو پھر اس امت کو دُوسرے نبیوں کی امتوں پر کوئی فضیلت نہیں رہتی *

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ محدث حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں بھی بہت سے گزرے ہیں۔ پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ بھی انسان کو محدثیت کے مقام تک ہی پہونچا سکتی ہے تو پھر آپ کو دُوسرے انبیاء پر کیا فضیلت رہی اور آپ سید ولد آدم اور نبیوں کے سردار کیونکر ٹھیرے۔ خیر الرسل ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ آپ میں بعض ایسے کمالات پائے جائیں جو پہلے نبیوں میں نہیں پائے جاتے تھے۔ اور ہمارے نزدیک یہ کمال آپ میں ہی ہے۔ کہ پہلے انبیاء کے اُمتی اُن کی قوتِ جذب سے صرف محدثیت کے مقام تک پہونچ سکتے تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی مقام نبوت تک بھی پہونچ سکتے ہیں۔ اور یہی آپ کی قوتِ قدسیہ کا کمال ہے۔ جو ایک مومن کے دل کو آپ کی محبت اور آپ کے عشق کے جذبہ سے بھر دیتا ہے۔ اگر آپ کے آنے سے اس قسم کی نبوت کا بھی خاتمہ ہو گیا ہے۔ تو پھر آپ کی آمد دُنیا کے لئے ایک عذاب بن جاتی ہے۔ اور قرآن کریم کا وجود بے فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں یہ ماننا پڑے گا۔ کہ آپ کی بعثت سے پہلے تو انسان بڑے بڑے درجوں تک پہونچ جاتا تھا۔ مگر آپ کی بعثت کے بعد وہ ان درجوں کے پانے سے روک دیا گیا۔ اور یہ ماننا پڑے گا۔ کہ قرآن کریم سے پہلی کتب تو نبوت کا درجہ پانے میں ممد ہوا کرتی تھیں۔ یعنی ان کے ذریعہ سے انسان اس مقام تک پہنچ جاتا تھا۔ جہاں سے اللہ تعالےٰ اسے نبوت کے مقام کی تربیت کے لئے چن لیتا تھا۔ لیکن قرآن کریم پر عمل کر کے انسان اس درجہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اگر فی الواقعہ یہ بات ہو۔ تو اللہ تعالےٰ کے سچے پرستاروں کے دل خون ہو جائیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جائیں کیونکہ وہ تو رحمۃ للعالمین اور سید الانبیاء کی آمد پر یہ سمجھے بیٹھے تھے۔ کہ اب ہماری روحانی ترقیات کے نئے نئے دروازے کھل جائینگے اور اپنے محبوب رب العالمین کے اور بھی قریب ہو جائیں گے۔ لیکن نتیجہ نعوذ باللہ من ذالک یہ نکلا۔ کہ آپ نے اگر جو دروازے پہلے کھلے تھے۔ اُن کو بھی بند کر دیا۔

کیا کوئی مومن رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اس قسم کا خیال ایک آنِ واحد کے لئے بھی آنے دے سکتا ہے۔ کیا کوئی آپ کا عاشق ایک ساعت کے لئے بھی اس عقیدہ پر قائم رہ سکتا ہے بخدا آپ برکت کا ایک سمندر تھے۔ اور روحانی ترقی کا ایک آسمان تھے۔ جس کی وسعت کا کوئی انتہا نہیں پا سکتا۔ آپ نے رحمت کے دروازے بند نہیں کر دیئے۔ بلکہ کھول دیئے ہیں۔ اور آپ میں اور پہلے نبیوں میں یہ فرق ہے۔ کہ ان کے شاگرد تو محدثیت تک پہنچ سکتے تھے۔ اور نبوت کا مقام پانے کے لئے ان کو الگ تربیت کی ضرورت ہوتی تھی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شاگردی میں ایک انسان نبوت کے مقام تک پہونچ جاتا ہے۔ اور پھر بھی آپ کا امتی رہتا ہے۔ اور جس قدر بھی ترقی کرے۔ آپ کی غلامی سے باہر نہیں جا سکتا۔ اس درجہ کی بلندی اسے اُمتی کہلانے سے آزاد نہیں کر سکتی۔ بلکہ وہ اپنے درجہ کی بلندی کے مطابق آپ کے احسان کے بار کے نیچے دبتا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ قرب کے اس مقام تک پہنچ گئے ہیں جس تک

بقیہ دیکھو صفحہ ۹ کالم ۳

احرار کی فتنہ انگیزیاں مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رساں ہیں

جناب سید حبیب صاحب کے مخلصانہ اور پُرزور مضامین احرار کے متعلق

جناب سید حبیب صاحب مالک و مدیر اخبار "سیاست" کو احراریوں کی شرارتیں ان کی فتنہ انگیزیاں اور بدکرداریاں طشت ازبام کرنے میں جو بے پناہ قوت حاصل ہے۔ وہ اسی سے ظاہر ہے۔ کہ ان کے مقابلہ میں احراری لیڈروں اور ان کے اخبارات کو دم مارنے کی جرأت نہیں۔ حتیٰ کہ وہ ان کا نام تک لینے کی ہمت نہیں رکھتے۔ احراری ایک عرصہ تک ان کے خلاف خفیہ سازشیں کرتے۔ انہیں مختلف رنگوں میں دھمکیاں دیتے۔ اور انہیں گالیوں اور بدزبانیوں سے پر خفیہ خطوط لکھنے کے باوجود جب پول کھولنے سے باز نہ رکھ سکے۔ تو پیر صاحب گولڑوی کی طرف سے انہیں کہلایا گیا۔ کہ وہ احراریوں کے خلاف کچھ نہ لکھیں۔ اس پر جناب سید صاحب نے ایک زبردست سلسلہ مضامین حال ہی میں شائع کیا ہے۔ جس میں دلائل اور واقعات کے رو سے ثابت کیا ہے۔ کہ احراریوں کی فتنہ انگیزیاں مسلمانوں کے لئے کس قدر نقصان رساں ہیں۔ اور ان کا انسداد کتنا ضروری ہے۔ اس سلسلہ مضامین کے چند اقتباس درج ذیل کئے جاتے ہیں:

"سیاست" کے مقابلہ میں احراریوں کا طریق عمل

جناب سید حبیب صاحب اپنے متعلق احراریوں اور ان کے خفیہ حامیوں کے رویہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جب سے احرار اور احمدی حضرات میں موجودہ المناک مناقشہ شروع ہوا ہے۔ "سیاست" اور میری روش کے متعلق ان اشخاص کی طرف سے جو ہم سے متفق نہیں ہیں۔ متعدد خطوط موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض بیرنگ ہوتے ہیں۔ بعض میں صلواتیں درج ہوتی ہیں۔ اور بعض میں کج خلقی کی تلخ گوئی پر الفاظ کی شیرینی چڑھانے کی ناکام کوشش عریاں نظر آتی ہے۔ اور بعض میں استفہامیہ انداز میں الزامات کی بھرمار ہوتی ہے۔ کوئی اخبار نویس ایسا نہیں۔ جس کو ایسے خطوط سے واسطہ نہ پڑتا ہو۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ہر اخبار نویس مجبور ہے۔ کہ ہر معاملہ کے متعلق ایک خاص روش اختیار کرے۔ اور چونکہ فطرت انسانی کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ہر معاملہ کے متعلق لوگوں میں اختلاف رائے ہوتا ہے۔ لہذا جس جماعت سے بھی ایڈیٹر کو اختلاف ہوتا ہے۔ وہ اس کو برا بھلا کہتی ہے۔ یہ رسم ہندوستان تک محدود نہیں۔ یورپ میں اس کا مظاہرہ کم مگر زیادہ معیوب طرز و طریق پر ہوتا چلا آیا ہے۔ اور ہوتا رہتا ہے۔ تاہم بحمد اللہ تعالیٰ ہر قوم ہر ملک اور ہر جماعت میں ایسے ایڈیٹر موجود ہیں۔ اور رہینگے جو ہر قسم کی تکلیف کو برداشت کرتے ہیں۔ جانیں نثار کر دیتے ہیں۔ بربادی کو گوارا کرتے ہیں مگر کسی طاقت کے سامنے خواہ وہ حکومت کی ہو۔ یا عوام کی سر تسلیم خم کر کے اپنی اس رائے کو جو وہ نیک نیتی سے قائم کر چکے ہوتے ہیں بدل نہیں دیتے:

عزم مردانہ کا اعلان

اس کے بعد اپنے رویہ کا اظہار انہوں نے حسب ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔ "حکومت کے جبر و ظلم کی نسبت عوام کے غصہ کا مقابلہ کرنا کہیں زیادہ تکلیف دہ اور ایذا رساں ہے۔ لیکن میں مجبور ہوں۔ کہ مسلمانوں کے لئے جس بات کو مفید سمجھوں وہی لکھوں۔ اور اسی کی تائید کروں مجھ سے یہ نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہو سکیگا۔ کہ محض ذاتی فائدہ کی خاطر یا عوام کو خوش کرنے کے لئے یا لیڈری کے شوق میں مسلمانوں کو اس راہ پر چلنے کا مشورہ دوں۔ جو تباہی اور بربادی کا راستہ ہے۔ اور جس کے متعلق مجھے حق الیقین ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کی انتہائی مصائب و آلام کے گڑھے کی طرف کر رہا ہے۔"

احراریوں کی سابقہ تباہ کاریوں کے خلاف جدوجہد کا ذکر

یہ اصولی بات بیان کرنے کے بعد جناب سید حبیب احراریوں کی فتنہ انگیزیوں اور ان کے خلاف اپنی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ "لاہور میں جب خلافت کمیٹی نے انتخابات کے ذریعہ سے حکومت میں یہ رسوخ پیدا کرنا چاہا۔ تو مجھے اپنے ہمراہی کارکنوں سے اختلاف کرنا پڑا۔ میں سمجھتا تھا۔ کہ ووٹ کا مسئلہ ایمان کا مسئلہ نہیں۔ خلافت کمیٹی کے اس وقت کے اجارہ دار ملک لعل خاں زور دیتے تھے کہ خلافت کے امیدوار کو ووٹ نہ دینا کفر کا ارتکاب ہے۔ نیز انہوں نے جن آدمیوں کو خلافت کمیٹی کی طرف سے نمائندہ مقرر کیا تھا۔ مجھے انکی نامزدگی سے بھی اختلاف تھا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تمام خلافت کمیٹی مخالف ہو گئی۔ اصولی بحث کو ذاتی بحث بنا دیا گیا۔ ملک صاحب نے مجھے کشمیری ہونے کا طعنہ دیا۔ ان کے ان اجیروں نے جو سراج دین پراچہ اور عبدالعزیز بیرسٹر کے ہاں پلاؤ اور قورمہ پر ہاتھ مارتے تھے۔ خطوط کے ذریعہ سے گالیاں دے کر دل کی بھڑاس نکالی۔

اس کے بعد نہرو رپورٹ کا زمانہ آیا۔ اس زمانہ میں اسی سے مقابلہ تھا۔ جو آج اسلام کے بہی خواہ بنکر اس شخص کو امیر شریعت بنائے ہوئے ہیں جس کی سیاہ کاری کے باعث جامع مسجد راولپنڈی آج تک لرزہ براندام ہے۔ ان لوگوں اور ایک مشہور اخبار نویس کو موتی لال نہرو اور برلا نے خرید لیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انہوں نے نہرو رپورٹ پر دستخط کر دیئے اور مسلمانوں میں افتراق پیدا کر دیا۔ جو لوگ دیانتداری سے اس رپورٹ کو مسلمانوں کے لئے مضر سمجھتے تھے انہیں گالیاں دی گئیں۔ ٹوڈی اور غدار وطن کہا گیا۔ مسلمانوں کے جلسے منتشر کر دیئے گئے۔ علماء و زعمائے اسلام کو غلیظ گالیاں دی گئیں۔ اور غلط مبحث پیدا کرنے کے لئے اس زمانہ میں مسٹر جسٹس کنور دلیپ سنگھ صاحب کے خلاف اس طرح شورش پیدا کی گئی۔ جس قسم کی شورش آج کل آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خان کے خلاف پھیلی ہے۔ اس زمانہ میں کنور صاحب کی علیحدگی کا مطالبہ نہ کرنے والا کافر سمجھا جاتا تھا۔ ٹوڈی کہلاتا تھا۔ اور اسے مغلظات سنائی جاتی تھیں۔ آج وہی پنجاب ہے۔ وہی اس کا ہائی کورٹ ہے۔ اور وہی کنور صاحب اس کے جج ہیں۔ زمیندار بھی موجود ہے۔ اور احرار بھی زندہ ہیں۔ مگر اس تحریک کا نام و نشان تک باقی نہیں۔ اس لئے کہ اب اس کی وجہ سے احرار کو کسی جگہ سے چندہ ملنے کی کوئی امید باقی نہیں رہی۔ اسی طرح جب نہرو رپورٹ کی تائید منفعت بخش نہ رہی۔ تو اس کو نہ صرف ترک کر دیا گیا۔ بلکہ اسی جماعت احرار نے اس کے خلاف تقریریں کیں۔ اور حقوق طلب مسلمانوں کو برا کہنے والے یک دم مسلمانوں کے نمائندے بن کر طلب حقوق میں مجھ ایسوں پر سبقت لے گئے۔ کیوں نہ ہو کسی نے خوب فرمایا ہے کہ۔

ہے مرد سخن ساز بھی دنیا میں عجب چیز
پاؤ گے کسی فن میں کہیں بند نہ اس کو
موجود سخن گو ہوں جہاں وہ اس میں طبیب آپ
اور جانتے ہیں بن آپ طبیبوں میں سخن گو

افتراق و نفاق کے اس زمانہ میں جو احرار ہی کا پیدا کردہ تھا۔ مجھے متعدد غلیظ خطوط موصول ہوئے کشمیری ایجی ٹیشن کا نمبر اس کے بعد آتا ہے۔ اس میں جب احرار نے مسلمانوں کو بربادی و تباہی کا راستہ دکھایا۔ اور میں نے انہیں روکنے کی سعی کی۔ تو پھر گالیوں سے بھرپور خطوط آئے لیکن اس سے پہلے جب تطہیر حجاز کے نام سے ابن سعود نے اہل حجاز کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور جیران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مصیبت کبریٰ میں پھنس گئے۔ جس سے وہ آج تک نہیں چھوٹے اور خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ ان کی گلو خلاصی کب ہوگی۔ تو اس زمانہ میں بھی محض اس بنا پر کہ میں نے ابن سعود کی اسلام سوز حرکات کا راز طشت ازبام کیا۔ اور مظلومین حجاز کی حمائت کی جرأت کی۔ مجھے گالیاں دی گئیں۔ مجھ پر پتھر پھینکے گئے۔ میرے لئے بددعائیں مانگی گئیں۔ اور مجھے ہر طرح سے تنگ کیا گیا۔ اس زمانہ میں بھی گالیاں سے بھرے ہوئے خطوط صدہا کی تعداد میں موصول ہوئے تھے۔"

احراریوں کی موجودہ فتنہ انگیزیاں

آخر میں احراریوں کے موجودہ فتنہ و فساد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے۔ میں احرار کی موجودہ تحریک کو بدنیتی پر محمول کرتا ہوں۔ مجھے علم ہے۔ کہ اس تحریک کو پیدا کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو حکومت سے وابستہ ہیں۔ اور جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ سر فضل حسین کی دلیرانہ و فاضلانہ سیادت سے محروم ہو کر مسلمان بے دست و پا ہو جائیں۔ اور وہ ملت مرحومہ کو کانگریس

یا حکومت کے ہاتھ فروخت کر سکیں۔ احرار ہمیشہ اس تحریک کا علم بلند کیا کرتے ہیں جس میں انہیں مالی فائدہ ہو۔ خلافت۔ کشمیر۔ الور۔ جینڈ میکلیگن کالج اور کنور دلیپ سنگھ کے متعلق انہوں نے مخالفانہ تحریکات کے علم بلند کئے۔ اور جب تک انہیں جلب منفعت کا موقعہ ملتا رہا۔ یہ تحریکیں زندہ رہیں لیکن جب آمد بند ہو گئی۔ تو ان تحریکات کو بھی گلدستۂ طاق نسیاں بنا دیا گیا۔

احرار تبلیغ کے نام سے چندہ وصول کر رہے ہیں لیکن کہاں ہے وہ تبلیغ۔ جو اس روپے سے ہو رہی ہے! کیا چند جلسے کر کے ان میں قادیانیوں کو اور ان سے زیادہ ان مسلمانوں کو جو احرار سے متفق نہیں ہیں گالیاں دینا تبلیغ ہے۔ اگر سواد اعظم کی رائے یہی ہے۔ کہ قادیانیوں کو برا بھلا کہا جائے۔ اور احرار کے مخالفین کو گالیاں دی جائیں تو یقیناً مجھے سواد اعظم سے اختلاف ہے اور رہے گا۔ آج رسالت سے انکار کرنے والے کو یا تنقیص رسالت کے مجرم کو مغلظات سنائی جاتی ہیں۔ اور اس اسلام کے نام سے اس بدزبانی کو جائز رکھا جاتا ہے۔ جس کے خداوند تعالیٰ نے انا ربکم الاعلیٰ کا نقارہ بجانے والے فرعون کی طرف جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی کو بھیجا تو تاکید کی۔ کہ قولا له قولاً لینًا۔ اگر سواد اعظم سے میرے اختلاف کا اساس یہ ہے۔ کہ میں "تحریک قادیان" کے ازالہ کے لئے شور و شر کو مفید نہیں سمجھتا۔ بلکہ وجادلہم بالتی ھی احسن کے فرمان ربی کی تقلید کو ضروری سمجھتا ہوں۔ تو یقیناً مجھے اس اختلاف کا اعتراف ہے۔ اور مجھے اس پر ناز بھی ہے

قبلہ عالم (پیر صاحب گولڑہ) نے فرمایا ہے۔ کہ مرزائی کافر نہیں مرتد ہیں۔ لہذا ان سے تعاون جائز نہیں۔ گذشتہ نبیں سال سے مسلمانوں اور مرزائیوں میں تعاون موجود ہے۔ تعجب ہے۔ کہ آج تک علمائے عظام و صوفیائے کرام نے اس طرف توجہ نہیں کی میری رائے یہ ہے کہ مرتد وہ ہے جو اسلام قبول کرنے کے بعد یا پیدائش کی وجہ سے مسلمان ہونے کے بعد ایسے عقائد کو قبول کرے جو اسے اسلام سے خارج کریں۔ مرزائیوں کی تعداد غالب ایسی ہے۔ جو پیدائشی مرزائی ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ایسے لوگوں پر ارتداد کا حکم کیسے صادق آئے گا۔ میری رائے یہ ہے کہ مرزائی کافر ہوں یا مرتد ان سے سیاسی و معاشرتی لحاظ سے عدم تعاون ملت کے لئے مضر ثابت ہوگا تحریک عدم تعاون کے ابتدائی ایام میں جب گاندھی جی کے مخالف ان کو کسی طرح ضرر نہ پہنچا سکے۔ تو انہوں نے ان کی تحریک کو برباد کرنے کے لئے یہ تجویز پیش کر دی۔ کہ سرکار کے حامیوں کا مقاطعہ کیا جائے۔ گاندھی جی تاڑ گئے کہ یہ خارج از امکان ہے۔ لہذا انہوں نے دھائی دے کر کہا کہ اگر ایسا کیا گیا۔ تو میں اس تحریک سے الگ ہو جاؤں گا۔

ابن سعود کے خلاف جو تحریک پنجاب میں پیدا ہوئی تھی اس کی بربادی کے لئے بھی یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ اہلحدیث گروہ سے معاشرتی طور پر قطع تعلق کیا جائے۔ اور اگر میں ذاتی دباؤ نہ ڈالتا تو شاید وہ تحریک منظور ہو جاتی۔ میری ناقص رائے میں ہندوستان میں ایسی کسی تحریک کی کامیابی خارج از امکان ہے۔ اور اسلام اور مسلمانوں کے لئے باعث بربادی ہوگی۔ تاہم اگر علماء و زعماء کا کوئی اجتماع جس میں دلائل کی روشنی میں اس سوال پر بحث کی جا سکے۔ یہ بھی فیصلہ کرے کہ مرزائیوں کا مقاطعہ کرنا چاہیئے۔ تو مجھے اس کا ساتھ دینے میں عذر نہ ہوگا لیکن میں تا بہ حد امکان اس اجتماع کو اس برباد کن ملت راستہ کے اختیار کرنے سے روکنے کی سعی کروں گا۔

عقائد قادیان کے متعلق جو لوگ شریفانہ طرز و طریق پر بحث کرتے ہیں۔ ان کے لئے سیاست کے کالم کھلے رہے ہیں۔ اور کھلے ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا غلام مرشد کی بے نظیر تقریر کو جو انہوں نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں کی سیاست نے شائع کیا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ سیاست کے دفتر میں ایسے البرز شکن گرز موجود نہیں ہیں۔ جو کسی کا بال بیکا بھی نہیں کر سکتے۔ مگر جن کا استہار مشتہرین کے لئے متاع قلیل حاصل کرتا رہتا ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ اگر میں آج اسلام کے مفاد سے اغماض کر کے قادیانیوں کو گالیاں دینا شروع کر دوں۔ تو میرا اخبار زیادہ بکے گا میرے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے جائیں گے۔ میری تقریروں پر تالیاں بجائی جائیں گی۔ اور میرے جلوس نکالے جائیں گے۔ لیکن عاقبت کا خیال مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ میں اسلام اور مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگ کر اس "عزت" کو حاصل کروں۔ جو خداوند تعالیٰ کی نظروں میں ذلت سے بدتر ہے ضرورت ہے۔ کہ ہر قسم کے شور و شر کو ترک کر کے تبلیغ عقائد صحیح کے لئے مناسب وسائل اختیار کئے جائیں۔ موجودہ شور سے سوائے اس کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ کہ بکیل اور رذیل شاعر اور مصنف دو دو پیسے میں مغلظات فروخت کر کے دوزخ شکم کے لئے ایندھن مہیا کر رہے ہیں۔ احرار کے ہاں ہنڈیا میں دال کی جگہ گوشت ابل رہا ہے۔ اور چند خود پرست امیدواران منصب و جاہ اپنے اور اپنے عزیزوں کے لئے وزارتوں اور ماتحت عہدوں کے حصول کا راستہ آسان اور صاف کر رہے ہیں؟

قابل غور امور

ان امور پر ہر سنجیدہ اور سمجھدار مسلمان کو غور کرنا چاہیئے۔ اور احرار کے ایک ایک فرد سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ ان حقائق کے جواب میں کیوں ان کی ہاتھ ہاتھ بھر کی زبانیں گنگ ہیں۔ اور کیوں ان کے قلم ٹوٹ گئے ہیں۔ سید حبیب صاحب عقائد کے لحاظ سے احمدیت کے ایسے ہی مخالف ہیں۔ جیسے احراری اور اس بارے میں ان کا احراریوں سے اتحاد ہے۔ باوجود اس کے احراریوں کے خلاف ان کا کھڑا ہونا اور ہر قسم کے لالچ۔ ہر قسم کی تحریص و ترغیب اور ہر قسم کی خوفناک دھمکیوں کی پروا نہ کرتے ہوئے کھڑا ہونا جہاں ان کے عزم و ارادہ کی پختگی کا ثبوت ہے وہاں اپنی قوم سے ان کا اخلاص بھی ظاہر ہے۔ کیونکہ انہیں قوم کے مفاد کے مقابلہ میں ذاتی منفعت اور ذاتی نقصان کی قطعاً پرواہ نہیں۔ ان حالات میں ان کا ایک ایک لفظ نہایت توجہ اور غور سے پڑھے جانے کے قابل ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ سمجھدار مسلمان احراریوں کے سابقہ حالات اور موجودہ روش کو مدنظر رکھتے ہوئے نہ صرف ان کے شور و شر میں حصہ نہ لیں۔ بلکہ سید حبیب صاحب کے ہمنوا بن کر عوام کو احراریوں کی پیدا کردہ تباہی سے بچائیں۔

احمدی مستورات لدہانہ اور تبلیغ احمدیت

محلہ صوفیان لدھیانہ ان دنوں خاص طور پر احراری فتنہ کا اڈا بن رہا ہے۔ یکم جون بوقت شب محلہ صوفیاں میں احرار کارکنوں کے زیر اثر غیر احمدی مستورات کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں احراریوں کی حرکات دیکھ کر رونا آتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بدزبانی اور احمدیوں پر سجدوں کا بند کرانا ان کے جلسہ کی کارروائی تھی۔ ایک لیکچرار عورت نے اثنائے تقریر میں فریاد کی کہ رواج کو توڑ کر شریعت کے مطابق لڑکیوں کو حقوق دیئے جائیں۔ مگر کچھ شنوائی نہ ہوئی۔ ایک غیر احمدی عورت نے پردہ کے متعلق مسئلہ دریافت کیا جس پر شور پڑ گیا اور اس کی عزت پر حملے کئے گئے۔ غرضیکہ اس احراری میٹنگ میں خوب لڑائی ہوئی۔ جو دوسرے روز تک لوگوں کی دلچسپی کا موجب بنی رہی۔

چونکہ لدہانہ میں احراری عورتوں کے ذریعہ ایجی ٹیشن کو وسیع کر رہے ہیں۔ اس لئے عورتوں کو حق پہنچانے کے لئے احمدی مستورات نے لجنہ اماء اللہ قائم کر لی ہے۔ ۲ جون احمدی مستورات کی میٹنگ مولوی برکت علی صاحب لائق کے مکان پر محلہ چھاؤنی میں ہوئی۔ اہلیہ صاحبہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کے علاوہ معزز خواتین نے مضامین پڑھے۔ اور عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مہینہ میں دو بار اجلاس ہوا کریگا غیر احمدی عورتوں کے اعتراضات کے

"منکرینِ خلافت کا انجام" اور مولوی محمد علی صاحب

حسنِ اتفاق سے مجھے مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے ذاتی طور پر گفتگو کرنے کا کبھی موقعہ نہیں ملا۔ لیکن جن دوستوں نے جناب مولوی صاحب سے گفتگو کی ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ آپ بے قدر مغلوب الغضب واقع ہوئے ہیں۔ اور جب اپنے خلاف کوئی بات سنتے ہیں۔ تو بعض اوقات ایسی باتیں بھی کر گذرتے ہیں۔ جو متانت اور ثقاہت کے خلاف ہوتی ہیں۔ اور جن کی ایک سنجیدہ آدمی سے توقع نہیں کی جاسکتی۔ اس کی تصدیق مجھے ان کے خطبہ ۳ رمئی سے ہوئی ہے۔

مجلس مشاورت کے ایام میں میری وہ تقریر ٹریکٹ کی صورت میں شائع ہوئی جو میں نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۴ء کے موقعہ پر کی تھی اور جس میں میں نے یہ ثابت کیا تھا۔ کہ غیر مبایعین کے موجودہ عقائد اور خیالات عبدالحکیم پٹیالوی سے بالکل ملتے جلتے ہیں اور اسی مناسبت کی وجہ سے میں نے اس رسالہ کا نام "منکرین خلافت کا انجام" رکھا۔ اس تقریر کے متعلق بالکل خلاف واقعہ مدیر پیغام صلح نے زیر عنوان "جلال الدین شمس کی زہریلی تقریر" یہ لکھا۔ کہ اس میں ذلیل سے ذلیل اور بے بنیاد سے بے بنیاد ذاتی حملے اور گالیاں اور افترا اور بہتان طرازی ہے۔ لیکن جو میں نے واقعات بیان کئے تھے۔ ان میں سے کسی کی تردید نہ کی۔

مولوی محمد علی صاحب کا جواب

جب یہ تقریر شائع ہوئی۔ تو اس کی ایک کاپی میں نے مولوی محمد علی صاحب کو بھی بھجوائی انہوں نے بھی میری کسی دلیل کا جواب دینے کی بجائے نہایت مکروہ الفاظ میں اس کا ذکر کیا۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب اس کو دیکھتے ہی آپے سے باہر ہو گئے۔ چنانچہ آپ اپنے ۳ رمئی کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:۔

"ابھی حال ہی میں قادیان سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ "منکرین خلافت کا انجام" بہ لفظ کوئی کہہ سکتا تھا۔ تو امام حسینؓ کی شہادت کے بعد یزید کہہ سکتا تھا۔ لیکن باوجود امام حسین کی ظاہری ناکامی اور یزید کی کامیابی کے آج ناکام یزید ہے۔ اور کامیاب امام حسین ہیں"۔ (پیغام صلح ۱۵ رمئی ۱۹۳۵ء)

حسد آلود قلب سے نکلے ہوئے ان فقرات میں نعوذ باللہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کو یزید کی خلافت اور اپنے آپ کو مولوی صاحب نے امام حسین سے مشابہت دی ہے۔ لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا دعوےٰ کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ یزید کو خلافت کا دعوےٰ تھا۔ تو پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کو آپ لوگوں نے کیوں تسلیم کیا تھا اور کیوں بذریعہ اعلان تمام جماعتِ احمدیہ کو از سر نو بیعت کی دعوت دی تھی۔

مولوی محمد علی صاحب اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف جس قدر بدزبانی کر سکتے ہیں۔ کر لیں۔ جو بُرے سے بُرے القاب دے سکتے ہیں۔ دے لیں۔ مگر یاد رکھیں۔ ان کی ہرزہ سرائیاں اس انسان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ جس کا نام خدا تعالےٰ نے "محمود" رکھا اور جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو یہ بشارت دی۔ کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ اور جسے خدا کا پاک مسیح اپنے خدا کے حضور ان مقدس الفاظ کے ساتھ پیش کرتا ہے ؎

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

پس جس کی تعریف رب العرش کرتا ہے۔ اگر کوئی اس کی مذمت کرے یا اس کے خلاف زبانِ طعن دراز کرے۔ تو وہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ؎

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود
خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

جس خلافت کو مولوی صاحب یزید کی خلافت قرار دے رہے ہیں۔ اس کے متعلق خدائے قدوس کے ہاتھ سے برکت دیا ہوا مسیح فرماتا ہے:

"دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ تا ان کی اقتداء اور ہدایت سے لوگ راہِ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پاجائیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ اس دوسری قسم کی رحمت کی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء (سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد صریح طور پر دال ہے۔ کہ جس کا نام خدا تعالیٰ نے محمود رکھا۔ وہ خلیفہ ہوگا۔ وہ لوگوں کے لئے مقتداء ہوگا۔ اور اس لئے اُسے خلیفہ بنایا جائے گا۔ تا اس کی اقتداء اور ہدایت سے لوگ راہِ راست پر آئیں۔ اور اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پاجائیں

بتاؤ اللہ تعالےٰ کے مقدس کلمات اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ارشادات کے مقابلہ میں آپ لوگوں کی اس قسم کی باتیں کیا اثر رکھتی ہیں۔

ہاں میں مولوی صاحب کو اتنا بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی بروز محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اہلبیت میں سے ہیں۔ اور آپ کے لختِ جگر ہیں۔ جیسا کہ امام حسینؓ اہلبیت میں سے تھے۔ یزید اہلبیت کا دشمن تھا۔ پس اس مناسبت سے بہ آسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ یزید کون ہے؟ اور امام حسین کون؟

نیز امام حسینؓ تو خلافت حقہ کے قائل تھے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب ایک خلیفہ کو قبول کر کے ان الحکم الا للہ کو خروج از اطاعت کی آڑ بنانے والوں کی طرح دوسری خلافت سے انکار کر بیٹھے۔ بہت ممکن ہے۔ کہ مولوی صاحب کو اہل بیت سے مقابلہ کرنے کی جرأت اس وجہ سے ہوئی ہو۔ کہ انہیں قومی لحاظ سے یزید سے رشتۂ قرابت کا شرف حاصل ہے (دیکھو پیغام صلح ۱۷ دسمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۲)

نیز مولوی صاحب کو وہ مبارک گھڑیاں بھی ضرور یاد ہونگی۔ جن میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ انہیں خاص طور پر مخاطب کر کے یزید کی مذمت سنایا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ اپنی روحانی آنکھ اور ایمانی فراست سے یزیدی خواص وصفات مولوی صاحب کے وجود میں مشاہدہ کر رہے تھے۔

مولوی محمد علی صاحب نے ۱۰ رمئی کے خطبہ جمعہ میں بھی اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"صرف ایک چھوٹی سی جماعت لاہور ہے جو خدا تعالےٰ کے فضل سے اس غرض کو پورا کر رہی ہے۔ لیکن اس کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اس کے متعلق کتابیں نکلتی ہیں۔ "منکرینِ خلافت کا انجام" کیا ہی عبرتناک انجام ہے۔ کہ اس نے قرآنِ کریم کے انگریزی ترجمہ کی ہزارہا کاپیاں دُنیا بھر میں پھیلا دیں" (پیغام صلح ۲۰ رمئی ۱۹۳۵ء)

کتاب "منکرینِ خلافت کا انجام" میں تو میں نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ خلافتِ ثانیہ کے انکار کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ غیر مبایعین خصوصیات سلسلہ اور اس کی تعلیمات سے بہت دُور جا پڑے۔ اور اپنے عقائد اور خیالات میں ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی سے مشابہت پیدا کر لی۔ جس بات کا مولوی صاحب نے فخر کیا ہے۔ اس کا جواب بھی "منکرینِ خلافت کا انجام" کے صفحہ ۸۴ و ۸۵ میں موجود ہے۔ مرتد پٹیالوی نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں یہی لکھا تھا۔ کہ:۔

"میں نے حضور کی تائید میں جو ناچیز خدمت کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ قریباً چھ ہزار روپیہ صرف کر کے قرآنی تفاسیر اردو انگریزی میں شائع کی" (الذکر الحکیم ۴ صفحہ ۱۳)

پھر لکھتا ہے:۔

ایسا ہی مفسر اور عالم القرآن ہونے کا دعویٰ بار بار شائع ہوا۔ مگر کوئی تفسیر آجتک شائع نہیں ہوئی۔ کیا تفسیر القرآن آپ کے نزدیک غیر ضروری اور بے فائدہ شے تھی۔ جس کی طرف آپ نے توجہ نہیں کی۔ سوائے اجرائے لنگر کے آپ نے اور کوئی عملی کام بذاتِ خود خاص تردد اور محنت سے نہیں کیا"

پس مرتد پٹیالوی باوجودیکہ وہ اپنی انگریزی اور اردو تفسیر دل کو اتنا بڑا کارنامہ بتاتا رہا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے متعلق کہتا رہا۔ کہ آپ کو اس امر کی توفیق نہیں ملی پھر بھی اس کا انجام جو کچھ ہوا۔ ظاہر ہے۔ کیونکہ اس نے سلسلہ میں ہوتے ہوئے ایسے

عقائد اور خیالات کا اظہار کیا تھا۔ جو صحیح تر تھے۔ اور "منکرین خلافت کا انجام" میں یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ وہ ایسے ہی تھے۔ جیسے اب غیر مبایعین کے ہیں۔ صرف ترجمہ اور تفسیر کا شائع کر دینا کوئی چیز نہیں۔ کیا انگریزی اور فرنچ اور جرمن اور دیگر زبانوں میں قرآن مجید کے شائع شدہ تراجم موجود نہیں ہیں؟ ہاں اگر آپ کے ترجمہ میں اس سے زائد یہ بات ہوتی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے دعاوی کو پیش کیا جاتا اور آیات کی تفاسیر کی جاتیں جو حضور نے اپنی تصانیف میں فرمائی ہے۔ جو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے مامور ہو کر آئے تھے۔ پھر جماعت احمدیہ قادیان نے آپ کو اس کام کے لئے مقرر کیا تھا۔ کہ قرآن کریم کا ترجمہ انگریزی میں کریں۔ اور اس پر ہزارہا روپیہ خرچ کیا۔ پھر کیا یہ محسن کشی نہیں۔ کہ جس سے فیض پایا۔ اسی کے نام کو چھپانے کی کوشش کی۔ اور دنیوی مفاد حاصل کرنے کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تفاسیر کے صریح خلاف آیات کی تفاسیر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی مخالفت کی۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اصل کام یہ ہے۔ کہ ایسے ایثار پیشہ لوگ تیار کئے جائیں۔ جو دین کو دُنیا پر مقدم کریں۔ اور صحابہ کے مثیل بنکر اسلام کی اشاعت میں لگ جائیں۔ وہ علوم دینیہ سے کما حقہٗ واقف ہوں۔ اور اسلامی تعلیم اس خوبصورت پیرایہ میں دُنیا کے سامنے پیش کریں۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا۔ کیا مولوی محمد علی صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ ان کی انجمن نے ایسے اشخاص کتنے تیار کئے۔ جو اسلامی تعلیم سے کما حقہٗ واقف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی تعلیم کو دُنیا میں پھیلا سکتے ہیں۔ لیکن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر تربیت بیسیوں ایسے نوجوان علماء تیار ہوئے جو قرآن و حدیث سے کما حقہٗ واقف اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے پیش کردہ حقائق و معارف کو دُنیا کے اطراف میں پھیلا رہے ہیں میں اس امر کو بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جو جماعت حق پر ہوتی ہے۔ وہ قلیل سے کثیر ہوا کرتی ہے۔ کثیر سے قلیل نہیں ہوا کرتی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت اولم یروا انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها افهم الغالبون میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے اور اپنے غلبہ کی یہ دلیل بتائی ہے۔ کہ دشمن روز بروز کم ہو رہا ہے۔ اور اس کے گروہ سے نکل نکل کر لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس سے ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی جماعت ہی غالب آئیگی۔ لیکن غیر مبایعین آغازِ اختلاف میں بہت زیادہ تھے۔ چنانچہ انہیں دعوٰی تھا۔ کہ اسّی فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ جماعت ان کے ساتھ ہے (دیکھو پیغام صلح ۵ مئی ۱۹۱۴ء و پیغام صلح ۲۸ اپریل ۱۹۱۴ء) لیکن آج وُہ خود اعلان کر رہے ہیں۔ کہ وہ جماعت احمدیہ قادیان کے مقابلہ میں بہت ہی قلیل ہیں۔ ان میں کمی کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ ان میں سے لوگ آہستہ آہستہ نکل کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر کے مبایعین میں داخل ہوتے گئے۔ پس مبایعین کی جماعت کا بڑھتے جانا اور غیر مبایعین کا آہستہ آہستہ کم ہوتے جانا اس امر کی دلیل ہے۔ کہ مبایعین کی جماعت ہی غالب آئے گی۔

(خاکسار جلال الدین شمس)

تصدیق حسابات سالانہ

سب سے پہلے شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ سے جواب آیا ہے۔ کہ بیت المال کے بھیجے ہوئے حسابات بالکل درست ہیں۔ اور جماعت میں کوئی ایسا احمدی نہیں ہے۔ جس کو نادہند کہا جا سکے۔ البتہ بقائے کی رقم ضرور ہے۔ لیکن ایک ایک بقائے دار نے نہایت پختہ عہد کیا ہے۔ کہ وہ اپنا کل بقایا اسی فصل ربیع پر ادا کر دیگے۔ یہ مثال واقعی قابل تقلید مثال ہے۔ اس میں سید ولایت شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت کی جدوجہد کا بھی خاص حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سعی کرنے والے دوستوں کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ امید ہے۔ کہ اور دوست بھی اپنے حسابات کا مقابلہ کر کے جلد مطلع فرمائیں گے۔ اور بقائے داروں کی نسبت اپنی رپورٹ بھی مکمل ارسال فرمائینگے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

گنج میں تبلیغ احمدیت کیلئے جلسہ

جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور کا ایک پبلک جلسہ یکم جون ۱۹۳۵ء کی شام کو ساڑھے نو بجے شروع ہوا۔ اور ایک بجے شب تک ہوتا رہا۔ خاکسار نے بحیثیت پریذیڈنٹ اختصاراً بتلایا۔ کہ ۲۵ مئی ۱۹۳۵ء کو جو جلسہ انجمن تبلیغ اسلام گنج کے زیر اہتمام لوگوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بدظن کرنے کی غرض سے کیا گیا تھا۔ آج کا جلسہ اس جلسے سے پیدا شدہ شبہات کو دور کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ مولوی شریف احمد صاحب نے قریبًا پونا گھنٹہ تقریر کی جس میں آیت خاتم النبیین کی تشریح بیان فرمائی۔ اور بتلایا۔ کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کرنے سے کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک لازم آتی ہے۔ اور اس آیت کے حقیقی معنی کیا ہیں۔ آپ کے بعد مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل نے مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی امرتسری اور مولوی محمد حسین صاحب کولوتارڑوی کے سب سوالات کے جواب دیئے۔ اور مولوی محمد حسین صاحب کے چیلنج کی حقیقت ظاہر کی۔ مولوی صاحب کی تقریر پونے ایک بجے ختم ہوئی۔ جس کے بعد لوگوں کو سوالات کرنے کے لئے موقعہ دیا گیا۔ صرف پروفیسر ابو البشیر صاحب آذری نے سوالات کئے۔ اور مولوی ظہور حسین صاحب نے جوابات دیئے۔

دورانِ تقاریر میں مختلف موقعوں پر اینٹیں پھینک کر جلسہ کو درہم برہم کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ بعض لوگوں نے جلسہ سے الگ ہو کر شور کرنے۔ تالیاں اور سیٹیاں بجانے اور نعرے لگانے تک نوبت پہونچائی۔ لیکن جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا حاضرین کی تعداد پانچ سو کے قریب تھی۔

(خاکسار محمد اسماعیل پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گنج)

انجمن اسلامیہ لاہور کا غیر مستحسن اقدام

کچھ عرصہ سے "اخبار الفضل" اسلامیہ ہال بیرون موچی دروازہ لاہور کے ریڈنگ روم میں آتا تھا۔ لیکن ایک نام نہاد محمدیہ ایسوسی ایشن کے سیکرٹری کی طرف سے احسان ۲۳ مئی دز میندار ۲۴ مئی میں ایک تعصب سے بھرا ہوا نوٹ شائع ہوا۔ کہ اخبار الفضل کا داخلہ ممنوع قرار دیا جائے۔ اس پر ریڈنگ روم کے کارپردازوں نے اخبار مذکور بند کر دیا کس قدر حیرت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ ریڈنگ روم میں ایسے اخبار اور رسائل آتے ہیں جن میں کھلم کھلا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف توہین آمیز کلمات لکھے۔ اور اسلام کے خلاف اکسایا جاتا ہو۔ مگر باوجود شدید مذہبی سیاسی تمدنی اور اخلاقی اختلافات کے انجمن کے کارپرداز ان کو روکنے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر ایک ایسے اخبار کو جس میں ہمیشہ متانت اور سنجیدگی سے اختلافات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ رد کر دیا گیا ہے۔ اس سے عیاں ہے کہ انجمن کے کارپرداز صاحب نہایت تنگ ظرفی سے کام لے رہے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ ریڈنگ روم میں اس...

بقیہ صفحہ ۵

دوسروں کو رسائی نہیں ہوئی۔ اور آپ نے اس قدر بلندی کو طے کر لیا ہے۔ کہ جس تک دوسروں کا ہاتھ بھی نہیں پہونچا۔ اور آپ کی ترقی اس سرعت سے جاری ہے۔ کہ واہمہ بھی اس کا اندازہ لگانے سے قاصر ہے پس آپ کی اُمت نے بھی آپ کے قدم بڑھانے سے قدم بڑھایا ہے۔ اور آپ کے ترقی کرنے سے ترقی کی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مقام جو اوپر بیان ہوا ہے ہمیں مجبور کرتا ہے۔ کہ ہم اس قسم کی نبوت کا سلسلہ آپ کے بعد جاری سمجھیں۔ کیونکہ اس میں آپ کی عزت ہے۔ اور اس کے بند کرنے میں آپ کی سخت ہتک ہے کون نہیں سمجھ سکتا۔ کہ لائق استاد کی علامت یہ ہے۔ کہ اس کے لائق شاگرد ہوں۔ اور بڑے بادشاہ کی علامت یہ ہے۔ کہ اس کے ماتحت بڑے بڑے حکمران ہوں۔ اگر کسی اُستاد کے شاگرد ادنیٰ درجہ کے ہیں تو اُسے کوئی لائق استاد نہیں کہہ سکتا۔ اور اگر کسی بادشاہ کے ماتحت ادنیٰ درجہ کے لوگ ہوں۔ تو اُسے کوئی بڑا بادشاہ نہیں کہہ سکتا۔ شہنشاہ دُنیا میں عزت کا لقب ہے۔ نہ ذلت اور حقارت کا۔ اسی طرح وُہ نبی ان نبیوں سے بڑا ہے جس کے اُمتی نبوت کا مقام پاتے ہیں۔ اور پھر بھی اسی کی رہتے ہیں۔

(خاکسار محمد شریف بی۔ اے اندرہ دگلی)

وصیتیں

نمبر ۳۴۱ ۵ - منکہ غلام حیدر ولد مستری محمد عبداللہ قوم ترکھان عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۲۳ء ساکن بھنگالہ ڈاک خانہ بدوملہی تحصیل ناروال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲ سم ۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ مکان واقعہ بدوملہی قیمت ۳۵۰/- روپیہ زمین ۳ کنال قیمت ۱۰۰/- روپیہ گھر کی جائداد ۱۰۰/- کل قیمت ۵۵۰/- روپیہ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۸/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا دم زیست ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:- غلام حیدر ولد محمد عبداللہ قوم ترکھان بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام رسول ولد امام الدین قوم کھچی سکنہ بدوملہی بقلم خود۔ گواہ شد:- عبدالحق ولد امام الدین قوم کھچی سکنہ بدوملہی بقلم خود

نمبر ۳۴۲ ۵ - منکہ غلام قادر ولد مستری محمد عبداللہ ترکھان عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۲۷ دسمبر ۱۹۲۳ء ساکن بھنگالہ ڈاک خانہ بدوملہی تحصیل ناروال ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲ سم ۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ مکان واقعہ بدوملہی قیمت ۳۵۰/- روپیہ زمین ۳ کنال قیمت ۱۰۰/- روپیہ۔ گھر کی جائداد ۱۰۰/- روپیہ کل قیمت ۵۵۰/- روپیہ ہے

لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۸/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں۔ تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:- غلام قادر ولد محمد عبداللہ قوم ترکھان ڈاک خانہ بدوملہی سکنہ بھنگالہ تحصیل ناروال ضلع سیالکوٹ بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام رسول ولد امام الدین قوم کھچی بدوملہی بقلم خود گواہ شد۔ عبدالحق ولد امام الدین قوم کھچی سکنہ بدوملہی بقلم خود

نمبر ۳۴۳ ۵ - منکہ محمد عبدالغفور ولد الٰہی بخش قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۵۴ سال ساکن گھمال منڈی سکندرآباد ریاست حیدرآباد دکن۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱ سم ۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے ایک مکان مشترکہ جس کی کل قیمت سات سو روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ جس میں میرا حصہ ساڑھے تین سو روپیہ ہے۔ ایک سو روپیہ سکہ عثمانیہ کا تجارتی مال ہے۔ اور سامان مکان۔ پچاس روپیہ سکہ عثمانیہ کا ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت اسی روپیہ سکہ عثمانیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو سکے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد۔ محمد عبدالغفور احمدی گھمال منڈی سکندرآباد محل وقوع الٰہ دین بلڈنگ سکندرآباد۔ گواہ شد:- علی محمد عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد۔ گواہ شد۔ عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد

نمبر ۳۳۶ ۵ - منکہ حبیب اللہ خان ولد ذوالفقار علی خان صاحب قوم شیخ صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن رامپور ملازم حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲۲ سم ۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے کچھ پہننے کے کپڑے کچھ کتابیں ایک سائیکل جس کی قیمت دو صد روپیہ ہے لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ ہے۔ میں تا زیست انشاء اللہ ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

فقط۔ حبیب اللہ خاں بقلم خود

گواہ شد۔ سید بشارت احمد جنرل سکرٹری۔ گواہ شد۔ محمد ابو الحمید وکیل ہائی کورٹ۔

نمبر ۳۳۷ ۵ - منکہ محمد عبدالحی عتیق ولد عبدالرحیم قوم سید عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن محلہ شاہلی حیدرآباد دکن شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج ۱۱ سم ۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کچھ نہیں ہے۔ البتہ میری ماہوار آمدنی مبلغ ۳۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- عبدالحی محلہ شاہلی مکان سٹی نمبر ۲۶۳ حیدرآباد دکن۔ محل وقوع الٰہ دین بلڈنگ سکندرآباد۔

گواہ شد۔ عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد گواہ شد۔ فاضل الٰہ دین سکندرآباد

نمبر ۳۳۸ ۵ - منکہ غلام دستگیر ولد سید جہانگیر قوم سید پیشہ تجارت ہڈی عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن النقش فلک نما۔ حیدرآباد دکن۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔

البتہ میری ماہوار آمدنی دست قبل ۳۰ روپیہ ماہوار سکہ عثمانیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہوگا۔ اس میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- غلام دستگیر سوداگر ہڈی ساکن النقش فلک نما۔ محل وقوع الٰہ دین بلڈنگ سکندرآباد دکن۔ گواہ شد۔ فاضل الٰہ دین بلڈنگ سکندرآباد۔ گواہ شد عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد

نمبر ۳۳۹ ۵ - منکہ سید حسن ولد سید داؤد صاحب مرحوم قوم سید حسینی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن محلہ کاچیگوڑہ شہر حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری حسب ذیل جائداد اس وقت ہے مکان سفال پوش ایک منزلہ ۳۲۱ ۴ واقعہ محلہ چوراہا جس کو میں نے اپنی ذات سے بلا شرکت غیرے

خریدکر قابض ہوں۔ جس کی مالیت موجودہ یک ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ جس کا کرایہ ماہانہ سات روپیہ آٹھ آنے مجھ کو حاصل ہو رہا ہے۔ ۳۰ میرا گذارہ صرف جائداد مذکور پر نہیں ہے۔ بلکہ مجھکو ۱۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ تنخواہ بھی ملتی ہے تا زیست اپنی ماہوار تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔

العبد:۔ سید حسین محلہ کاچھیگوڑہ سٹیشن حیدرآباد دکن۔
گواہ شد:۔ عبید اللہ الہ دین۔ الہ دین بلڈنگ سکندرآباد۔
گواہ شد:۔ فاضل الہ دین بلڈنگ سکندرآباد

نمبر ۵۰۳۷ مسکہ سردار احمد ولد قاسم قوم جٹ پیشہ زمینداره عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۲۶ دسمبر ۱۹۳۲ء ساکن ٹپیالہ ڈاکخانہ پھاگریانوالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲۳ ۹/ ۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے ۶ بیگھہ زمین واقع قصبہ ٹپیالہ میں ہے۔ جس کی قیمت تقریباً ۔/۵۴۰ روپیہ ہے۔ اس زمین کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو اپنی زندگی میں ہی مبلغ ۔/۹۰ روپیہ حصہ جائداد داخل کردونگا اس کے علاوہ اس کی سالانہ آمدنی کا بھی حصہ وصیت ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ سردار احمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ اللہ دتا ولد الہ دین ساکنہ ڈنگہ ضلع گجرات۔ گواہ شد:۔ احمد الدین ولد حافظ پیر بخش سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈنگہ ضلع گجرات:۔

کوئٹہ میں زلزلہ سے ہولناک تباہی

کوئٹہ ۔ ۴ جون ۔ ایشوشی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار خصوصی کا بیان ہے ۔ کہ خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ صرف کوئٹہ میں زلزلہ سے تیس ہزار اشخاص ہلاک ہوئے اس وقت کوئٹہ اور گرد و نواح میں اموات کی تعداد ۵۶ ہزار تک پہنچ گئی ہے ۔ رات کو سردی ہونے کی وجہ سے لوگ اندر سوئے ہوئے تھے ۔ اس لئے موتیں زیادہ واقع ہوئیں ۔ فوجی سپاہی معمولی نقصان کے ساتھ بچ گئے ۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی ۔ کہ چھاؤنی میں زلزلہ کے جھٹکے شدید نہیں تھے ۔ جنرل کمانڈنگ آفیسر بنگلے سے نکلے ۔ اور حکم دیا کہ فوج فوری امداد کے لئے شہر جائے ۔ ساڑھے پانچ بجے فوج کی پہلی پلٹن شہر پہنچ گئی ۔ اور کھدائی شروع کر دی جس سے بہت سے اشخاص بچ گئے ملبہ کے نیچے سے جن اشخاص کو نکالا گیا ان میں مردوں کی نسبت زندہ اشخاص کی تعداد زیادہ تھی ۔ فوج کام کر رہی تھی ۔ کہ زلزلہ کے مزید جھٹکے محسوس ہوئے ۔ چونکہ تمام کی تمام پولیس زلزلہ کی نذر ہو چکی ۔ اس لئے دوسرے دن ملٹری نے شہر کا چارج لیا شہر میں خورد و نوش کا تمام سامان تباہ ہو گیا تھا ۔ اس لئے فوج نے اپنے سٹور سے لوگوں کو خوراک مہیا کی ۔ دس ہزار آدمیوں کو زندہ ملبہ کے نیچے سے نکالے جانے کا اندازہ لگایا گیا ہے ۔ خوراک کی نسبت پانی کی بہم رسانی میں زیادہ دقت محسوس کی جا رہی ہے ۔

سرکاری رپورٹ کے مطابق ۵ جون کی آدھی رات تک کوئٹہ کی صورت حالات مندرجہ ذیل ہے ۔ زلزلہ کے مزید جھٹکے محسوس ہوئے ۔ لیکن جان و مال کا مزید نقصان نہیں ہوا ۔ قلات اور اردگرد کے اضلاع کی صورت حالات ابھی تک غیر یقینی ہے ۔ کھدائی کا کام جو منظم طریقے پر شروع کیا گیا تھا ۔ بدبو کی وجہ سے بند کر دیا گیا ہے ۔ پولیس نے شہر کے گرد گھیرا ڈالا ہوا ہے ۔

کوئٹہ کی صورت حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے چند جرنلسٹ وہاں گئے ہوئے ہیں ۔ انہیں ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں ۔ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کو سندھ کانگرس کونسل کے صدر نے لکھا تھا ۔ کہ کانگریس کے کارکنوں کو کوئٹہ میں امداد کرنے کے لئے جانے کی اجازت دی جائے ۔ مگر حکام نے اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے حکام کے اس حکم سے کانگرسی حلقوں میں ناراضگی پھیلی ہوئی ہے ۔

لاہور ۔ ۵ جون ۔ آج ساڑھے چھ بجے صبح ایک اور سپیشل ٹرین کوئٹہ سے لاہور آئی ۔ اور اپنے ساتھ ۸۰ ستم زدگان اور بے خانماں لوگوں کو لائی ۔

شملہ ۔ ۴ جون ۔ وائسرائے کے کوئٹہ زلزلہ ریلیف فنڈ میں اس وقت تک بیس ہزار روپے سے زائد جمع ہو چکے ہیں ۔ کوئٹہ میں پرائیویٹ آدمیوں کو داخلہ کی ممانعت کے متعلق گورنمنٹ نے جو بیان شائع کیا ہے ۔ اس میں درج ہے ۔ کہ جو لوگ زلزلہ زدگان کی امداد کرنا چاہیں ۔ وہ مقامی حکام سے مل کر ان لوگوں کے لئے جو زخمی ہو کر اپنے وطن پہنچ چکے ہیں ریلیف کا کام کریں ۔

شملہ ۔ ۴ جون ۔ کل تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد زلزلہ کے مزید جھٹکے محسوس ہوتے رہے ۔ مگر وہ شدت میں تیز نہیں تھے ۔ کسی نئے نقصان جان و مال کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ۔ ڈاکٹر جعفری ڈائرکٹر پبلک انفارمیشن گورنمنٹ ہند جنہیں بہار کے زلزلہ کا تجربہ ہے ۔ کوئٹہ گئے تھے ۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں کہا ۔ کہ میں صبح کے وقت شہر اور سول لائینز میں گھوما تھا ۔ میری رائے میں نقصان کے لحاظ سے بہار اور کوئٹہ کے زلزلہ کا مقابلہ نہیں ۔ کوئٹہ میں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے ۔ کوئٹہ میں ہر ایک گھر مکان ۔ گرجا ۔ مسجد یا مندر مٹی کا ڈھیر ہو گیا ۔ اور ان کی دوبارہ تعمیر کے لئے لاکھوں روپیہ درکار ہو گا ۔

شملہ ۴ جون ۔ گورنر پنجاب نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے ۔ کوئٹہ اور اس کے اردگرد کے دیہات میں جو مصیبت آئی ہے ۔ اس کا اثر شدت سے پنجاب کے لوگوں پر پڑا ہے ۔ وہاں کے مصیبت زدہ اس صوبہ میں آنے شروع ہو گئے ہیں لوگوں کا مقدم فرض ہے ۔ کہ ان کی خبر گیری کریں ۔

پنجاب گورنمنٹ نے وائسرائے کے زلزلہ فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ وائسرائے نے اس روپیہ کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کو اختیار دیا ہے ۔ کہ فوری ریلیف کے کام کے لئے جس طرح مناسب سمجھے خرچ کرے ۔ کوئٹہ میں بسنے والے لوگ جن جن اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ان کے ڈپٹی کمشنروں کو بحصہ رسدی رقوم دی گئی ہیں ۔ اور ان کو اختیار دیا گیا ہے ۔ کہ کوئٹہ سے آئے ہوئے مصیبت زدگان کی فوری امداد کے لئے جس طریق سے مناسب سمجھیں یہ روپیہ خرچ کریں ۔ جن اضلاع میں مصیبت زدگان کی تعداد زیادہ ہے وہاں کے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی گئی ہے ۔ کہ وہ ریلیف کے کام کے لئے چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں بنا لیں ۔ جن میں کچھ غیر سرکاری ممبر بھی ہوں ۔ اور ان کمیٹیوں کی امداد سے زلزلہ زدوں کو ریلیف دی جائے ۔ مزید برآں مہاجرین کوئٹہ کی امداد کے لئے ہر جگہ جہاں وہ پہنچتے ہیں ۔ انتظامات کئے جائیں جو زخمی ہیں ۔ ان کے علاج معالجہ کا انتظام کیا جائے ۔ اور جو لوگ ابھی کوئٹہ میں ہیں اور جنہیں وہاں سے ان کے وطن کو بھیجا جا رہا ہے ۔ ان کے لئے مقامی ہسپتالوں میں علاج کے لئے انتظام کیا جائے ۔ گورنمنٹ کو بہت سی ایسوسی ایشنوں اور دیگر اشخاص کی طرف سے ان کی انفرادی حیثیت میں امداد کی پیشکش کی گئی ہے ۔ چونکہ بلوچستان کی

ضروری خبریں

پشاور ۴ جون ۔ افغان گورنمنٹ نے حکم جاری کیا ہے ۔ کہ تمام رعایا سے ہتھیار لے لئے جائیں ۔ اسی سلسلے میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ گورنر جلال آباد نے اسلحہ ۔ رائفلوں ۔ ریوالوروں اور پستولوں کے قبضہ میں رکھنے کے لئے بھی پابندیاں عائد کر دی ہیں ۔ اگر افغان رعایا کا کوئی مسلح شخص کابل جانے والی گرانڈ ٹرنک روڈ پر پکڑا گیا ۔ تو اسے سخت سزا دی جائے گی ۔

لنڈن ۔ ۴ جون ۔ آج وزیر ہند نے ہاؤس آف کامنز میں انڈیا بل کی تیسری خواندگی منظور کئے جانے کی تحریک پیش کی ۔ اور چار صد صفحہ کے اس پیچیدہ بل کے ہر ایک پہلو پر بحث کرنے کے لئے ہاؤس کو مبارکباد دی ۔ تحریک کو پیش کرتے ہوئے وزیر ہند نے کہا ۔ کہ بل تین اہم اصولوں ۔ آل انڈیا فیڈریشن صوبجاتی خود مختاری اور تحفظات کے ساتھ ذمہ واری پر مبنی ہے ۔ ان میں کوئی نیا اصول رائج نہیں کیا گیا ۔ امید کی جاتی ہے ۔ کہ یہ بل مستقبل قریب میں پاس ہو جائے گا ۔

لنڈن ۵ جون ۔ سر چارلس میڈن بحری بیڑے کے ایڈمرل آج صبح ۷۲ برس کی عمر میں فوت ہو گئے ۔ انہوں نے ۵۵ سال بحری فوج میں گزارے

شملہ ۔ ۵ جون ۔ سر گتھری رسل چیف کمشنر آف ریلویز نے حکم صادر کیا ہے ۔ کہ ریلوے ملازمین کو ایک ماہ کی پیشگی تنخواہ دے دی جائے ۔ یہ رقم تھوڑی تھوڑی کر کے بالاقساط واپس لے لی جائے گی ۔ نیز کمشنر موصوف نے سبی اور مچھ کے حکام ریلوے کو اختیار دیا ہے ۔ کہ وہاں سے جو پناہ گزین کوئٹہ گزریں ۔ ان کی امداد پر وہ چار ہزار روپے خرچ کر سکتے ہیں ۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ۔ ایڈیٹر غلام نبی